بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

فہرست مضامین

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

قیمت خاص معاونین خود بخود صہ روپے سالانہ عطا کیا کرتے ہین۔ عام قیمت عہ سالانہ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ دوست عطا فرماوین بخوشی قبول کیا جائیگا۔

ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان۔ اور تمام خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

چہ گویم با تو گر آئی۔ چہا در قادیان بینی

دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلہ الجدید جلد ۱ نمبر ۴ | ۲۱۔ صفر ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات ۲۷۔ اپریل ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲

اے جہان منتظر خوش باش کامد دلستان

ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

خدا کی تازہ وحی

۲۲۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ جاءك الفتح۔ تیرے پاس فتح آئی

۲۳۔ " " ۔ بھونچال آیا۔ اور بڑی شدت سے آیا

۲۵۔ " " ۔ "قل ملك حبلہ"

۲۸ " " ۔ رؤیا مین دیکھا۔ کہ ایک سفید سا کپڑا بچھا ہوا ہے۔ اس پر کسی نے ایک انگشتری رکھ دی ہے

اس کے بعد یہ وحی نازل ہوئی

"فتح نمایان" } یعنے واقعات آئندہ کے واسطے جو پیش گوئیان کی
"ہماری فتح" } ہوئی ہین۔ اور جن پر دشمن ہنسی کرتا ہے۔ ان کو خدا تعالےٰ پورا کر کے ہماری صداقت دنیا پر ظاہر کر دیگا۔ اور لوگ نیک چلنی اختیار کرین گے۔ اور خدا پر ایمان لائین گے۔

صدقت الرؤیا۔ سچا کیا تونے۔ خواب کو

انی مع الافواج اٰتیك بغتۃ۔ یعنی مین اپنی فرشتون کی نوجون کے ساتھ اس وقت آؤن گا۔ کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے

خدا تعالےٰ ہمیشہ انبیاء کی امداد فرشتون کے ذریعہ سے کرتا ہے جو لوگون کے دلون مین نیکی کی ترغیب پیدا کرتے ہین۔ اور حق کی طرف راہ دکھلاتے ہین۔ اسی شب صاحبزادہ میان محمود احمد صاحب نے خواب مین دیکھا تھا۔ کہ حضرت کو انی مع الافواج آتیك بغتۃ الہام ہوا ہے۔ صبح اٹھ کر ذکر کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ بے شک یہ الہام ہوا ہے۔

۲۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ رؤیا۔ گذشتہ رات کو ۲ بجنے مین سات منٹ باقی تھے۔ جب کہ ہم نے یہ رؤیا دیکھا۔ کہ زمین ہلتی ہے پہلے ہم نے خیال کیا۔ کہ شاید ویسے ہی کچھ حرکت ہوئی ہے۔ مگر پھر زور سے ایک دھکا لگا۔ تب یقین ہوا۔ کہ زلزلہ ہے اور مین گھر کے آدمیون کو جگاتا ہون۔ اور کہتا ہون۔ کہ اٹھو۔ زلزلہ آیا۔ مبارک کو بھی اٹھا لو۔ اور یہ بھی رؤیا مین کہتا ہون۔ کہ جوتشی کس قدر جھوٹے ہین۔ پنڈت نے تو اخبار مین چھپوایا تھا۔ کہ اب زلزلہ نہین آئیگا اس کے بعد بیداری ہوئی۔

یکم مئی ۱۹۰۵ء۔ عالم کشف مین ایک اشتہار دکھایا گیا۔ اس کے سر پر لکھا ہوا ہے۔ المبارك + پھر بطور وحی کے زبان پر جاری ہوا + برکۃ نازلۃ علی ھذا الرجل

یعنی ایک زیادہ برکت ہے۔ اس مرد پر

اس کے بعد ایک رؤیا ہوا۔ کہ مین رات کو اٹھا ہون پہلے بشیر احمد شریف احمد ملے۔ پھر مین آگے جاتا ہون کہ پہرے والون کو دیکھون تو مین کہتا ہون۔ یا کوئی کہتا ہے۔ کہ "اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہین"

رؤیا۔ دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے۔

۳۔ مئی ۱۹۰۵ء۔ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی۔ فرمایا۔ اس سے ارشاد ان اشتہارات کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ جو حال مین شائع ہو رہے ہین

رؤیا۔ صبح کے وقت لکھا ہوا دکھایا گیا۔ "آہ نادر شاہ کہان گیا"

ہفتہ قادیان

اس ہفتہ مین بابو غلام حسن صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ سے اور مرزا افضل بیگ صاحب قصور سے اور دیگر بعض احباب علاقہ گوجرات ملتان پٹیالہ وغیرہ سے تشریف لائے۔ حضرت بمعہ خدام تا حال باغ مین منزل کیے ہوئے ہین۔ حضرت نواب محمد علیخان صاحب بمعہ ڈیرہ لاہور سے واپس قادیان آ گئے اور حضرت کے قریب باغ مین اپنا خیمہ لگایا۔ بمبئی کے ایک خوش رو خوش خلق نوجوان حضرت کی ملاقات کے واسطے یہان آئے۔ کوئی ڈیڑہ دن یہان ٹھہر کر واپس تشریف لے گئے۔ آہ کچھ زیادہ دن ٹھہر کر خوش وقت ہوتے۔ اور کہتے۔ دوبارہ جلد آنے کا وعدہ کر گئے ہین۔ خدا ان کا حافظ و ناصر ہو۔

البلاغ

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زلزلہ کی خبر بارِ سوم

آج ۲۹- اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالےٰ نے مجھے دوسری مرتبہ کے زلزلہ شدیدہ کی نسبت اطلاع دی ہے۔ سو میں محض ہمدردی مخلوق کے لئے عام طور پر تمام دنیا کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے۔ کہ ایک شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دنیا پر آئیگی۔ جس کا نام خدا تعالیٰ نے بار بار زلزلہ رکھا ہے میں نہیں جانتا۔ کہ وہ قریب ہے۔ یا کچھ دنوں کے بعد خدا تعالیٰ اس کو ظاہر فرمادیگا۔ مگر بار بار خبر دینے سے یہی سمجھا جاتا ہے۔ کہ بہت دور نہیں ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کی خبر اور اس کی خاص وحی ہے۔ جو عالم الاسرار ہے۔ اس کے مقابل پر جو لوگ یہ شائع کر رہے ہیں کہ کوئی سخت زلزلہ آنے والا نہیں۔ وہ اگر منجم ہیں۔ یا کسی اور علمی طریق سے اٹکلیں دوڑاتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ اور لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ درحقیقت یہ سچ ہے۔ اور بالکل سچ ہے۔ کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے۔ جو پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ اور نہ کسی دل میں گذرا۔ بجز توبہ اور دل کے پاک کرنے کے کوئی اس کا علاج نہیں۔ کوئی ہے۔ جو ہماری اس بات پر ایمان لائے؟ اور کوئی ہے جو اس آواز کو دل لگا کر سُنے؟ یہ بھی ملک کی بدقسمتی ہے۔ جو خدا کے کلام کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتے ہیں اور انکے دل ڈرتے نہیں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ میں چھپ کر آؤنگا **میں اپنی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤں گا۔ کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ایسا حادثہ ہونیوالا ہے**۔ غالباً وہ صبح کا وقت ہوگا۔ یا کچھ حصہ رات میں سے یا ایسا وقت ہوگا۔ جو اس سے قریب ہے۔ پس اے عزیزو! تم جو خدا تعالیٰ کی وحی پر ایمان لاتے ہو۔ ہشیار ہو جاؤ۔ اور اپنی توبہ کے جامہ کو خوب پاک اور صاف کرو کہ خدا تعالیٰ کا غضب آسمان پر بھڑکا ہے۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ دنیا کو اپنا چہرہ دکھاوے۔ بجز توبہ کے کوئی پناہ نہیں۔ ہلاک ہو گئے وہ لوگ جن کا کام ٹھٹھا اور ہنسی ہے۔ جو گناہ اور معصیت سے باز نہیں آتے۔ اور ان کی مجلسیں ناپاکی اور غفلت سے بھری ہوئی ہیں۔ اور ان کی زبانیں مردار سے بدتر ہیں۔ وہ بار بار کی شوخیوں سے خدا تعالےٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہیں۔ وہ دلوں کے اندھے ہیں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اس روز میں ان پر رحم کروں گا۔ جن کے دل مجھ سے ترساں اور ہراساں ہیں۔ جو نہ بدی کرتے ہیں اور نہ بدی کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔ اور خدا نے یہ بھی فرمایا۔ کہ اس روز تیرے لئے فتح نمایاں ظاہر ہوگی۔ کیونکہ خدا اس روز وہ سب کچھ دکھلائے گا۔ جو قبل از وقت دنیا کو سنایا گیا۔ خوش قسمت وہ جو اب بھی سمجھ جائے۔ یاد رہے۔ کہ خدا کا غیب نہایت عمیق در عمیق ہوتا ہے۔ بجز ان خدا کے رسولوں کے جو جناب الٰہی میں برگزیدہ ہوتے ہیں۔ اور کسی پر نہیں کھلتا۔ اور کسی کو اس خالص غیب سے اطلاع نہیں دیجاتی۔ پس مجھے خدا تعالےٰ نے اطلاع دی ہے۔ تا وہ جو خدا تعالےٰ کو شناخت نہیں کرتے اور نہ مجھکو۔ ان کو پتہ لگ جائے۔ میں محض ہمدردی کی راہ سے یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر لوگ بڑے بڑے مکانوں سے جو دو منزلے سہ منزلے ہیں۔ اجتناب کریں۔ تو اس میں رعایت ظاہر ہے۔ آیندہ انکا اختیار۔ والسلام

المشتہر۔ میرزا غلام احمد قادیانی۔ ۲۹- اپریل ۱۹۰۵ء بروز شنبہ

ضروری اعلان

بخدمت جمیع برادران احمدی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ جب کوئی یہاں نیا اشتہار طبع ہوتا ہے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے حکم ہوتا ہے کہ اس کو کثرت سے بیرونجات میں ارسال کیا جائے۔ تو ہمیشہ ایسی فہرست کے طیار کرنے میں بہت دقت ہوتی ہے۔ جس کے مطابق خاطر خواہ تقسیم باہر ہو سکے ایسے موقع پر بڑے بڑے شہروں کو تو اشتہار روانہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن چھوٹے شہروں اور گاؤں میں اشتہارات کی روانگی عموماً رہ جاتی ہے۔ اس واسطے میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ تو ایک مفصل فہرست طیار کرکے اس جگہ رکھی جاوے۔ جس میں ہر شہر اور گاؤں میں سے ایک ایک دوست کا نام بمعہ پتہ درج رہے جو اپنے ذمہ اشتہارات کی تقسیم کو بخوشی قبول فرماویں لیکن یہ کام بغیر احباب کی مدد کے نہیں ہو سکتا۔ اور پہلی مدد یہ ہے کہ سب دوست ہر گاؤں میں سے ایک خواندہ دوست کا نام و پتہ بمعہ ڈاک خانہ خوشخط لکھ کر ارسال فرماویں۔ تاکہ ناموں کے رجسٹر میں درج کرنے میں غلطی نہ ہو۔ والسلام

خادم قوم محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان

شاہان بدخشان۔ عرب صاحب عبد المحی نے ایک تختہ پر موٹے حروف میں مندرجہ بالا وحی الٰہی چھپوا کر ساتھ ہی حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب کے متعلق حضرت مسیح موعود اور بعض دیگر احباب کے اشعار چھپوائے ہیں۔ کاغذ دیوار پر چسپان کرنے کے واسطے چھاپا گیا ہے۔ قیمت ؁ عرب صاحب سے قادیان میں ملسکتا ہے

ساعت قیامت

چار سال پہلے کی پیشگوئی آج پوری ہوئی

گذشتہ اشاعت سے آگے

گذشتہ پرچہ میں ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلق نمونہ قیامت کا ذکر کرکے اس زلزلہ کے متعلق صاحبانِ اخبار کا اقرار نقل کیا تھا۔ کہ یہ زلزلہ فی الواقع نمونۂ قیامت تھا۔ اس پرچہ میں چند اور اخباروں کی رائے ہم نقل کرتے ہیں جنہوں نے اقرار کیا ہے۔ کہ یہ زلزلہ فی الواقع **قیامت کو یاد دلاتا ہے**

اخبار پولیس اینڈ وکیٹ رقمطراز ہے - فوراً زلزلہ نے .. ہیبت ناک روش اور صورت اختیار کی .. .. لیکن خدا کا شکر ہے۔ کہ اُس نے اس قیامت خیز زلزلہ کو بند ہوجانے کا حکم دیدیا۔

اخبار ضیاء الاسلام لکھتا ہے۔ ۴- اپریل بروز منگل علی الصباح قریباً سوا چھ بجے ایسا سخت زلزلہ آیا۔ کہ الامان۔ دفعتہً مکان گرنے شروع ہو گئے۔ ہندو۔ ہری رام ہری رام۔ اور مسلمان یا اللہ خیر یا اللہ خیر پکارنے لگے۔ اور بموجب ارشاد آنحضرۃ سرور کائنات .. علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کہ جب قیامت آئے گی۔ کوئی نفس کسی نفس کو نہیں بچا سکیگا۔ واقعی اس کی نظیر ان تین منٹوں میں پائی گئی۔ کہ باپ بیٹے کو اور بیٹا ماں باپ کو نہیں بلا سکتا

اخبار ہندوستان بمبئی پنج سے ناقل ہے

انگریزی خوان نئی امت نے قیامت سے انکار کر دیا تھا۔ اللہ میاں نے چاہا۔ کہ ان لونڈوں کو ذرا گوشمالی دینی چاہیئے۔ ممالک متحدہ اور اطراف میں زلزلہ بھیجدیا۔ بڑی بڑی سر بفلک عمارتیں گر پڑیں۔ بہت سی جانوں کا نقصان ہوا۔ قیامت کے منکر لگے چیخنے قیامت آگئی۔ قیامت آگئی۔ ہت تمہارے منکروں کی دم میں قیامت کا زلزلہ۔ اب بتلاؤ قیامت کے قائل ہوئے یا نہیں۔

ملک مصر سے مولوی غلام نبی صاحب احمدی واپس ہندوستان کو تشریف لائے ہیں۔ قریباً تین سال تک انہوں نے اس ملک میں تعلیم کیلئے اور نیز سلسلہ حقہ احمدیہ کی اشاعت میں مصروف رہے ہیں۔ اس جگہ مولوی صاحب نے چند مخالفوں کے ساتھ مباحثات بھی کئے۔ چنانچہ ایک مباحثہ دربارہ حیات و وفات مسیح ناصری بمعہ چند دیگر مفید رسائل کے ملک مصر میں اپنے خرچ سے طبع کروایا تھا۔ جس کی بہت سی کاپیاں وہ اس جگہ لائے ہیں۔ اس کا نام ہدیہ سعدیہ رکھا ہے علاوہ قیمت سادہ کاغذ ۲ر اور چکنا دعنائی ۲-۰ر۔ اس کے علاوہ مولوی صاحب کے پاس ایک اور کتاب فروختنی بھی ہے۔ جو سب مولوی صاحب سے قادیان میں ملسکتی ہیں جس کا نام یہ ہے۔ مشکات الانوار فی تفسیر قولہ تعالےٰ اللہ نور السمٰوات والارض قیمت ۵؎

ہیکل پھٹ گئی

ہمارے یہود اور عیسائی صاحبان غور فرماویں

خدا کے پاک بندے جب دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں تو ہمیشہ سے سنت اللہ اسی طرح چلی آتی ہے کہ شیطان اور اُسکے دوست اُنکے دکھ دینے کے واسطے ہر طرح کے سامان مہیا کرتے رہتے ہیں۔ ان مصائب اور تکالیف کے وقت خدا اپنے بندوں کو صبر کا حکم دیتا رہتا ہے۔ چنانچہ وہ صبر اور تحمل کے ساتھ ہر ایک دکھ کو اُٹھا کر خاموش رہتے ہیں اور کبھی کسی سے انتقام لینے کا ارادہ نہیں کرتے۔ جہانتک تاریخ انبیاء کا پتا لگتا ہے ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔ ہاں کسی نبی کے ساتھ ایک رنگ میں اور کسی کے ساتھ دوسرے رنگ میں۔ مگر کوئی خدا کا پیارا ان ابتلاؤں سے خالی نہیں رہا۔ البتہ ہمیشہ ہر زمانہ میں ایسی تکالیف اور اُن کے انجام کا رنگ اُس نبی کی قوت روحانی یا زمانہ و وقت کے حالات کے مطابق مختلف ہوتا رہا ہے۔ مثلاً حضرت موسیٰ کو ملک مصر سے بھاگنا ہی پڑا۔ فرعون آخر غرق ہوا۔ مگر وعدہ کے ملک میں داخل ہونا حضرت موسیٰ کے واسطے مقدر نہ تھا۔ ایسا ہی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی مکہ سے ہجرت کی تھی مگر جلد خدا نے تمام دشمنوں کو ہلاک کیا اور دیکھو وعدہ کے شہر کے تمام ملک پر آپ کی زندگی میں حکومت و سلطنت عطا کی جیسا کہ ان دو اولوالعزم نبی کی مثال اسجگہ ہم نے دی ہے ویسی ہی دو ۔۔۔ ان ہر دو صاحبان شریعت یعنی حضرت موسیٰ و حضرت محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام کے دو متبع پیغمبر یعنی مسیح اول اور مسیح ثانی علیہما السلام کا ہم ذکر اسجگہ کرتے ہیں۔ مسیح اول یعنی عیسےٰ ناصری علیہ السلام کو جب بہت دکھ دیا گیا تو اُس دکھ کی نوبت یہانتک پہنچی کہ کفار نے انکو گرفتار کر کے حاکم کے سامنے پیش کیا اور سزائے صلیب کا فتویٰ لگا کر آپ کو سچ مچ ایک لکڑی کے ساتھ میخوں اور رسیوں کے ذریعہ سے جکڑ دیا۔ یہ ایک بڑا بھاری دکھ تھا جو حضرت عیسےٰ کو دیا گیا مگر یہ اُن کے لیے تمام دکھوں کا انتہا تھا چنانچہ اس انتہائی درد و دکھ کے واقع پر آسمان میں ایک شور پڑ گیا اور خدا کا غضب زمین پر اتر آیا جیسا انجیل میں لکھا ہے کہ اُسوقت بڑا بھونچال آیا اور زمین کانپی اور پتھر تڑک گئے اور ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ گیا۔" یہ اس امر کا نشان تھا کہ خدا تعالیٰ نے زمینیوں کی اس کارروائی پر بہت ناراضگی ظاہر کی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے بندہ کو اپنے وعدہ کے مطابق اور اس کی ساری رات کی دعاؤں کی قبولیت کے نشان میں بچا لیا۔ اور اگرچہ حضرت عیسےٰ کو وہ پیالا کچھ پینا پڑا تاہم اُس کے زہرناک اثر سے خدا نے اپنے فضل سے محفوظ رکھ لیا اور چند گھنٹوں کی بیہوشی کے بعد صحیح و سلامت ہو کر دوستوں کی ملاقات کے واسطے بڑے لمبے لمبے سفر پیادہ پا کرتے پھرے۔

اس کے بالمقابل اب ہم مسیح ثانی یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا حال دیکھتے ہیں کہ دشمنوں نے کسقدر دکھ دینے کے واسطے جان توڑ کوششیں کیں۔ مقدمے کیے۔ اقدام قتل کے جرم لگانے کی سعیاں کیں۔ کفر کے فتوے دیے۔ گالیاں دیں۔ پتھر مارے۔ کوئی دقیقہ دکھ دینے کا فروگذاشت نہیں کیا۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے ہمیشہ صبر کیا یہانتک کہ وہ دکھ انتہا کو پہنچے تب خدا نے آپ انتقام لینے کے واسطے آسمان سے حکم دیا۔ یہانتک کہ اسی طرح جیسے کہ پہلے مسیح کے وقت میں ہوا تھا خدا کا قہری عذاب نازل ہوا اور زمین پر سخت بھونچال آیا۔ اور پہاڑ تڑک گئے بلکہ زیر و بالا ہو گئے اور گرجے پھٹ گئے اور مسجدوں کے مینارے گر گئے۔ اور دیواروں میں اوپر سے نیچے تک شق آ گئے۔ یہ سب کچھ اسواسطے ہوا تا کہ لوگ جانیں اور پہچانیں کہ یہ مسیح کا وقت ہے۔

اسجگہ اسبات کا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ جیسے مثیل موسےٰ اپنی قوت روحانی میں حضرت موسیٰ سے بڑھ کر تھا اُس پر ابتلا سخت تھا مگر اُسکی کامیابی حضرت موسیٰ سے بڑھ کر تھی ایسا ہی مسیح ثانی کو دکھ بہت دیا گیا ہے تاہم دشمنوں کو خدا کے اس بندہ پر ایسا قابو نہیں پڑا کہ اُسکو صلیب دیدیں کیونکہ انگریزی گورنمنٹ کے مجسٹریٹ اور جج رومیوں کے گورنر پلاطوس سے بڑھ کر دانا اور بہادر ہیں اور جیسے پلاطوس یہودیوں سے دب گیا تھا ایسے یہ اس زمانہ کے یہود سیرت لوگوں کے آگے دبکر حق کو ہاتھ سے دینے والے نہیں ہیں + ہیکل کا پھٹنا اس امر کا نشان تھا کہ اب ان ہیکلوں کے اندر عبادت کرنیوالے یہود کی عبادت خدا کو قبول نہیں ہے اب یہ مغضوب علیہم میں شامل ہو گئے۔ پس یہ موجودہ واقعہ زلزلہ کا اور گرجوں اور مسجدوں کے گرنے اور پھٹنے کا مسلمانوں اور عیسائیوں کے واسطے قابل توجہ ہے خدا کا مسیح پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ خدا سے ڈرو اور نیکی اختیار کرو اور اُس کے رسول کو مان لو۔ اے نادانو! وہ کونسی بات اس مسیح نے تمکو ایسی کہی ہے جو بُری ہے۔ کیا خدا کی طرف آنا اور اپنے خالق کو راضی کر لینا تمکو پسند نہیں آتا۔ کیا ایک اللہ کی پرستش کرنا تمکو ناگوار گذرتا ہے؟ اور کیا خدا کی عبادت اور خلقت کی خیر خواہی اور حاکمان وقت کی تابعداری کا سبق تمھیں دکھ دیتا ہے جو تم پتھر اُٹھا اُٹھا کر ہم پر حملہ کرتے ہو۔ دیکھو اب تو خدا تمکو پتھر مارنے لگا۔ کیا اب بھی تم باز نہ آوگے ابھی وقت ہے کہ توبہ کرو اور اُس بڑے عذاب سے بچ جاؤ جو اس سے بڑھ کر آنیوالا ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ +

یَن مسلمان ہو گیا

یہ عجیب و غریب کتاب جس کا نام کیفیت اختیار الاسلام یا ین مسلمان ہو گیا ہے بفضلہ تعالیٰ بہت مقبول ہوئی ہے گو بزرگان دین حضرت مولوی نور الدین و مولوی عبد الکریم و مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے اس کو مفید ہونا اقرار دیا ہے مگر یہ کتاب بذاتہ اس لئے بے نظیر ہے کیونکہ اس کا نام خاص خالق ارض و سماء نے اپنے خاص الہام و کلام سے رکھا۔ گویا جو کچھ اس میں لکھا ہے اس پر خود خدا نے ریویو کیا۔ چونکہ یہ کتاب ہر ایک احمدی و غیر احمدی کیلئے از بس ضروری ہے اس لئے اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ کوئی صاحب جیسے آریوں اور مخالف مولویوں سے پالا پڑا ہے وہ اس سے محروم نہ رہ جاویں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا ہوگا۔ عبد الغفور مرتد المعروف دھرم پال کی کتاب تہذیب الاسلام کا دندان شکن جواب طیار ہو رہا ہے۔ امید کہ بفضلہ تعالیٰ آریہ سماج کو اس سے ہولناک ضرب پہنچیگی یعنی فایدہ ہوگا۔ تمام درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحمٰن قادیان آئیں

بزم احمدیہ

پشاور سے ایک دوست تحریر فرماتے ہیں کہ درس قرآن مجمل چاہیے تفصیل کی ہم کو ضرورت نہیں۔ بجواب گذارش ہے۔ کہ بدر کے پڑھنے والے سب آپکی طرح عالم نہیں ہیں۔ بلکہ اکثر ایسے بھی ہیں۔ کہ معمولی لکھنے پڑھنے کی لیاقت رکھتے ہیں۔ اس واسطے بعض جگہ تفصیل ضروری ہوتی ہے۔ اجمال کا خواہاں تفصیل سے فایدہ اٹھا سکتا ہے مگر تفصیل کا خواہاں اجمال سے فایدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اس واسطے تفصیل مناسب معلوم ہوتی ہے

بعض احباب نے اخبار کے دیر سے پہنچنے کی شکائیت کی ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ محمد افضل مرحوم کی وفات کے بعد مطبع کے پریسمین مزدور اور منشی کے کام چھوڑ جانے اور واپس مطبع میں نہ آنے کے سبب ابتک مطبع کے لئے کافی انتظام نہیں ہو سکا۔ اور دفتر کے کام میں بھی نئے آدمی رکھنے کی بہت تکلیف اور دقت واقع ہو رہی ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اخبار وقت پر شایع کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ وہ سامان مہیا کر دے گا

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

اخبار تلسمان Talisman جو ملک امریکہ کے مشہور شہر شکاگو سے ماہواری نکلتا ہے - مذہب عیسویت کی موجودہ حالت پر ایک دلچسپ ریمارک کرتا ہے - یہ ایک معمولی اخباری پرچہ ہے - جو امریکہ کی پبلک کے خیالات کو ظاہر کرتا ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے - کہ ان ملکوں میں مذہب عیسوی کے متعلق عوام کے خیالات کس حد تک پہنچے ہوئے ہیں - وہ الفاظ یہ ہیں

"مذہب عیسوی میں جس اخوۃ کی تعلیم دی جاتی ہے - اس پر خود گرجوں کے پادری اور قوم کے بزرگ بھی عمل نہیں کرتے - جس سے عوام نے دو نتیجہ نکالے ہیں - ایک یہ کہ جس کارخانہ کے بزرگوں کا یہ حال ہے - وہ کارخانہ قابل نفرت ہے - اور دوسرا یہ کہ عیسائیت کے تمام دعوی رد کرنے کے لائق ہیں - کیونکہ وہ صرف دعوے ہی دعوے ہیں - ان تمام وجوہاۃ سے مذہب عیسوی عوام میں سے بہت جلد خارج ہو رہا ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دو قسم کے لوگ مذہبی دنیا میں ہوتے ہیں - ایک علماء - اور دوسرے - عوام - جب ہر دو عیسائیت کو اس طرح ترک کرنے پر کمربستہ ہو رہے ہیں - تو کب تک یہ مذہب اس حد تک پہنچ جائیگا - کہ پرانے زمانہ کے جھوٹے قصوں کے سوائے اور کوئی نشان اس مذہب کا نوع انسانی میں نہ رہیگا"

کاش کہ ہمارے ملک کے پادری اتنے لمبے سفر کرنے اور اس جگہ آنیکا دکھ اٹھانے کے عوض میں اپنے ملک کے ہم وطنوں کو - عیسائی بنانے میں مصروف رہتے

یورپ - امریکہ میں ایک بڑا مشہور کروڑپتیہ کارنیجی نام ایک شخص ہے - پبلک کے فائدہ کیواسطے وہ لاکھوں روپیہ ہمیشہ خرچ کرتا ہے - کتب خانے بنواتا ہے - لیکچر ہال تعمیر کرواتا ہے - مگر گرجوں میں روپیہ دینے سے بہت نفرت رکھتا ہے ہاں گرجہ میں کوئی باجا رکھنے کی ضرورت ہو - تو اس میں امداد دیتا ہے - کیونکہ اس کے نزدیک موسیقی کا علم ایک مفید علم ہے - کہتے ہیں کہ وہ گرجہ میں نماز پڑھنے کے لئے کم ہی جاتا ہے - گذشتہ کئی سالوں سے اس کو کبھی کسی نے گرجہ میں داخل ہوتے ہوئے نہیں دیکھا - کہتے ہیں - بہت سال ہوئے - گرجہ میں ایک دفعہ ایک ایسا واقع ہوا - کہ وہ پھر کبھی گرجہ میں نہیں گیا

اے - جے

[illegible]

اٹھارھویں صدی کے ابتداء میں انگلستان میں ایک بزرگ عیسائی گذرے ہیں - جن کا نام مڈلٹن تھا - مڈلٹن صاحب پادری کا سب سے اعلے امتحان پاس کیا ہوا تھا اور کیمبرج کی یونیورسٹی کا بی - اے تھا - حسن اتفاق سے اس کو یونیورسٹی کے کتب خانہ کا مہتمم بنایا گیا - آدمی تیز اور ہوشیار تھا - کتب خانے کی پرانی پرانی کتابیں کھولکر اپنے معلومات کو بڑھانے لگا - بہت تحقیقات کے بعد وہ اس نتیجہ کو پہونچا کہ جب مذہب عیسوی کی بنیاد کسی الہامی کتاب یا خدا کے کلام پر نہیں ہے - بلکہ صرف رومی لوگوں کے پرانے بت پرستی کے خیالات پر ہے - جب مڈلٹن نے اپنے ان خیالات کا اظہار کیا تو اس کو گرجے سے خارج کیا گیا - لیکن وہ خود ہی اس تعلق کو آئندہ قائم رکھنا پسند نہیں کرتا تھا - پس وہ ملک اٹلی میں چلا گیا - اور اس جگہ پوپ صاحب کے کتب خانہ کی چھان بین کر کے اس کو اور بھی یقین ہو گیا - کہ یہ مذہب صرف رومی بت پرستوں کی رسومات کی بناء پر ہے - پھر اس نے متعدد کتابیں اس تحقیقات کے متعلق لکھیں - جو اس وقت شائع ہوئی تھیں - اور اب پھر ان کے دوبارہ اشاعت کی تجویز ہو رہی ہے -

مارٹن آرسمتھ صاحب لنڈن کے اخبار کو لکھتے ہیں کہ ہمیں چاہیئے کہ عیسائیت کے جھوٹے اور بے بنیاد دعوؤں کی تردید میں پوری کوشش کریں - اے - جے

کتاب جیواش انسکلوپیڈیا کی نویں جلد جس کی قیمت عسہ ہے - ہمارے پاس پہنچ گئی ہے - اس کی تین جلد اور چھپیں گی - جن کے واسطے روپے کی ضرورت ہے اس کتاب میں سے تردید عیسویت کے لئے بہت مضامین ملتے ہیں -

نشان زلزلہ

(ایک احمدی بھائی پالم پور سے تحریر فرماتے ہیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم - مکرم جناب بھائی صاحب مہربان من ایڈیٹر بدر سلمۃ اللہ تعالے - السلام علیکم - ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - حادثہ زلزلہ - ۴ - اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کو واقعہ ہوا یعنی - حضرت اقدس کی وہ دعا قبول ہوئی - کہ کچھ کرشمہ اپنی قدرۃ کا دکھلا تجھ کو سب قدرت ہے - اے رب الوریٰ - ڈاک و تار ٹوٹ گئی تھی اور میرے اہل و عیال دہرم سالہ میں تھے - اس لئے اس وقت تک خط لکھنے سے قاصر رہا - شکر ہے - خداوند کریم کا - کہ کل احمدی بھائی صاحبان ضلع کانگڑہ کو اس حادثہ عظیمہ سے اللہ تعالے نے اپنے خاص فضل سے بچا لیا - خداوند کریم نے اپنی قہار و رحیم کی صفت کا زندہ ثبوت دیا - فلاسفروں اور نیچریوں کو ناممکن ممکن کر کے دکھا دیا - اور منکرین قیامت کو بھی قیامت کا نمونہ دکھا دیا - دہرم سالہ جا کر دیکھا - تو چار چار پانچ پانچ یوم بعد پتھروں سے دبے ہوئے زندہ صحیح سلامت نکل گئے - خدا جو چاہتا ہے - وہ کرتا ہے - دہرم سالہ کی عمارات بہت مسمار ہوئیں - لیکن ایک گاؤں نڈی و بھاگسو ناتھ جو گدیوں کے رہنے کی جگہ ہے - کچھ بھی نقصان نہیں ہوا - جہاں پہلے گورکھا رہتی تھی - اس جگہ بھی چند مکان سلامت بچگئے - اور قلعہ کانگڑہ جو حضرت مسیح علیہ السلام سے پہلے کا تھا - جڑ سے اکھڑ کر دریا میں بہہ گیا - اور بعض جگہ پتھر بڑی تک نہ ملی - خدا جو چاہے - سو کرے فلاسفروں کو یا نیچریوں کو کچھ نہیں پوچھتا کہ کس طرح فلاں کام کروں - حافظ عبد الغنی جنرل مرچنٹ دہرم سالہ اپنے بیوی و بچوں کی مردہ لاشیں چھوڑ کر ایک چھڑی اور دو بچے ہمراہ لے کر سب اسباب چھوڑ کر اپنے دیس کو بھاگ گئے - جو کہ اعلے درجہ کا امیر ہے - اگر وہ اب واپس آ کر اپنا اسباب سنبھال لیوے تو بہتر ہے - اس کی لاشیں دفن ہو چکی ہیں - مہربانی کر کے خط کو سنوار کر درج اخبار فرما دیں خفیف خفیف زلزلہ اب تک ہو رہا ہے - بوجہ گھبراہٹ کچھ لکھا نہیں جاتا - کارخانہ چاء بہت مسمار ہو گئے ہیں - بعض احمدی بھائی دربارہ خرید چاء مجھ سے خط و کتابت کر رہے ہیں - تا وقتیکہ کارخانے جاری نہ ہوں - کچھ نہیں ہو سکتا - اللہ تعالے کا یہ سب سے بڑا فضل ہے کہ اعلے افسران نے انتظام رسد بخوبی طور پر کیا - کوئی بھوکا پیاسا نہیں رہ سکتا - تحصیل پالم پور میں عاجز مفلسوں کو یومیہ رسد مفت ملجاتی ہے - دہرم سالہ میں بھی اچھا انتظام ہے رفتہ رفتہ لاشوں کی دفن کرنے کا مستعدی سے انتظام ہوا - صاحبان یورپین و دیسی افسران خوب کام کر رہے ہیں - اور اس وقت دست پرستوں کو خوب موقعہ دست اکٹھا کرنے کا ملا ہے - خدا اپنا فضل کرے اور اپنے فضل سے نیکی کی توفیق دے - ایک دوسرے کا مال لوٹ رہے ہیں - حالانکہ زندہ ثبوت آنکھوں سے دیکھ لیا ہے - اور لڑائی و کینہ ویسا ہی ہے - اگرچہ خداوند کریم نے پرانے دشمنوں کو ایک ہی تن میں روٹی کھلا دی ہے - خبریں تو بہت ہیں - لیکن لکھ نہیں سکتا ہوں کوٹھی لوسر میں برف گر کر نالہ بند ہو گئے - آدمیوں کا کچھ نقصان نہیں ہوا - امروز آریہ سماج ہسپتال و رسد نے کر دیسی غرباکیواسطے آن موجود ہوئی ہے خدا سب کو توفیق دے - زلزلے کے وقت حضرت اقدس کی سچائی سب کے دل پر غالب تھی - لیکن اب پھر کسی قدر فرق ہونے لگا ہے ... ... کچھ شک نہیں کہ مضمون خوشخط نہیں لکھا گیا - اگر کچھ اور خبر ہوئی - تو انشاء اللہ بشرط زندگی پھر لکھونگا اللہ تعالے سب کو خدا کے فرستادہ مامور کی شناخت و سچی توبہ کی توفیق دیوے - قلعہ رہلو کے سب راجگان مر گئے - صرف ایک مرد اور ایک لڑکی جو طاقی سے ... اقدم باہر تھی - بچگئی -

ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر سے تحریر فرماتے ہیں - کہ لاہور میں لاٹ صاحب نے بغرض امداد مصیبت زدگان کانگڑہ ویلی جو جلسہ منعقد فرمایا تھا اسمیں لارڈ بشپ صاحب نے تقریر کی کہ میں کئی ایک روز سے زلزلوں کی تاریخ پڑھ رہا ہوں سو سال تک اس زلزلہ کی نظیر تاریخ میں نہیں - ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار غور کریں - کہ جنہوں نے لکھا تھا - کہ ایسے زلزلے ہمیشہ ہی آیا کرتے ہیں -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - خداوند کریم نے عجیب کرشمہ قدرت کے دکھلائے - علاقہ کانگڑہ جانب نگروٹہ ایک مکان میں ایک شخص دبا ہوا تھا - اوس راستہ ساربان اونٹ لے کر جا رہا تھا - دبا ہوا آدمی پکارتا تھا کہ مجھے نکالو - ساربان نے کچھ لینا کیا - اور لے کر اس کو دبے ہوئے کو چھوڑ کر چلا - قدرت خدا وہ تھوڑی دور چل کر بمعہ شتران پل پر سے گر پڑا اسیطرح پل ٹوٹ گیا - اور وہ شخص مضروب ہو کر اپنا اسباب بھی چھوڑ کر بھاگ گیا - آج رات بھی زلزلہ بہت آیا - خدا خیر کرے اور لاٹ صاحب بہادر بھی تشریف لے آئے ہین -

صدیوں کا بت خانہ

اب ٹوٹا - کانگڑہ دیلی کے بعض بت خانے تو نوسو سال کے پرانے بنے ہوئے تھے - اور اب تک ان مین خدا کے سوائے پتھروں کی پوجا ہوتی تھی - کیا یہ ایک صرف اتفاقی واقعہ ہے - جو بت خانے آج توڑے گئے - ہرگز نہین - بلکہ یہ واقع اس امر کی گواہی دیتا ہے - کہ خدا کی سنت قدیمہ کیمطابق اس وقت کوئی توحید قایم کرنے والا دنیا مین بھیجا گیا ہے - جس کے سلسلہ توحید کی ترقی کی نیک فال کے واسطے خداوند رب الافواج یہ سب عجائب باتین دنیا پر ظاہر کر رہا ہے - اخبار پاینیر کے ایک خاص نامہ نگار نے وہان کی تباہی کی ایک مفصل رپورٹ چھاپی ہے - جس مین سے کچھ حصہ بطور اقتباس و اختصار اس جگہ درج کیا جاتا ہے -

پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے ہو کر جب آدمی نیچے کو نگاہ کرتا ہے تو جس جگہ بڑے بڑے مکانات اور کوٹھیان اور باغ اور مندر نظر آتے تھے - وہان صاف میدان پڑا ہے - (قدرت خدا عفت الدیار والی پیشگوئی کیسی پوری ہوئی - کہ مکانات کے نام و نشان ہی مٹ گئے ایڈیٹر) بڑے بڑے مضبوط مکانات اس طرح گرے پڑے ہین اور ان کی اینٹین اس طرح پراگندہ ہوئی پڑی ہین - جیسے کہ کسی نے ان کے درمیان ہل چلا دیا ہے - ایک گھر بھی اپنے پاؤن پر کھڑا نہین رہا - مندر کا سنہری کلس کھنڈرات کی چوٹی کو زینت دے رہا ہے - مندر کی عمارت بہت ہی مضبوط بنی ہوئی تھی - لیکن اس طرح گری ہے - جیسا کہ کوئی نہایت ہی کچی عمارت گرتی ہے - جو عمارت زیادہ مضبوط تھی اس کی تباہی بھی دوسری عمارتون سے زیادہ ہوئی - بڑا بھنت گر وبچ نکلا ہے (غالباً اس حسرت کو دیکھنے کے واسطے کہ یہ دیویان دیوتے خدا تعالیٰ کے عذاب کے آگے سب ہیچ ہین)

مہاراجہ رنجیت سنگھ بھی اس مندر کو دیکھنے آیا تھا اور آج سے نوسو سال پہلے محمود غزنوی نے بھی اس مندر کو لوٹا تھا - اس سے آگے عیسائیون کا گرجا گرا پڑا ہے - اور اس کا گھنٹہ کھنڈرات کے درمیان خاموش پڑا ہے اس کے قریب ہی مشن ہوس کے کھنڈرات ہین جس مین پادری رولینڈ مسٹر ڈی بل مس لوبر وغیرہ دب گئی ہین - دونون لیڈیان ہو برانڈے مین بیٹھی تھین - مگر چھت ایسی اچانک ان پر گری - کہ ان کو ویرانڈے سے نکل کر باہر میدان مین آجانے کی مہلت بھی نہ ملی -

جنوبی ہندوستان مین مکان گنتور ضلع اونگل مین سخت زلزلہ آیا

نور افشان

لدھیانہ - عیسائیون کا اخبار لکھتا ہے - کہ سولہ ... ۱۶ ہزار آدمی زلزلہ مین مر گئے ہین لاکھون قحط مین تباہ ہوئے - ہزارون طاعون مین مر گئے - ان سب مصائب کا باعث یہ ہے - کہ خداوند ہندوستان کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ جلد مذہب عیسوی اختیار کرلے " - ساتھ ہی ایڈیٹر نور افشان نے یہ خبر بھی شائع کی ہے - کہ زلزلہ مین پادریون کے مکان گر گئے - پادری لوگ عورتون بچون سمیت دب کر خاک مین مل گئے اور اس تباہی کی وجہ سے عیسائیون پر ایک سخت صدمہ نازل ہوا اخبار سول مین لکھا ہے - کہ گرجا بھی سرنگون ہو گیا - اور مشنریون کا مدرسہ بھی زیر و زبر ہو گیا - مشنری مسون کو جو ویرانڈہ مین بیٹھی تھین - اتنی توفیق نہ ملی - کہ دو قدم چل کر میدان مین آجائین دیکھو خداوند کریم نے عیسائیت کی تائید مین کتنا نور افشان دکھایا - کہ سب سے پہلے گھر والون پر آفت ڈھائی - چاہیئے - کہ ایڈیٹر صاحب نور افشان ہمارے مضمون " او عیسائیو ادھر آؤ " پر توجہ فرماوین - جو کہ بدر مورخہ ۱۳ - اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۸ کالم ۲ مین شائع ہو چکا ہے

انصار بدر

بعض احباب نے بڑی خوشی سے بغیر کسی تحریک کے قیمت ۱۹۰۵ء اور ۱۹۰۶ء جو کہ وہ برادر محمد افضل صاحب مرحوم کو دے چکے تھے - لِلّٰہ معاف کر دی ہے - ۱۹۰۵ء کیواسطے نیا چندہ عطا کیا ہے -

۱ - منشی ہدایت اللہ صاحب احمدی ہوتی مردان سے تحریر فرماتے ہین تین پرچہ اور جاری فرمادین

(۱) بابو محمد عیسیٰ صاحب نقشہ نویس - محکمہ نہر - مردان
(۲) جناب شیخ خدا بخش صاحب منصف درجہ اول - مردان
(۳) منشی حمز اللہ خانصاحب پشتو ٹیچر - مردان

۲ برادرم حافظ محمد اسحٰق صاحب حیدر آباد دکن سے تحریر فرماتے ہین بگرامی خدمت مکرمی مخدومی اخویم حضرت مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالےٰ السلام علیکم - و رحمۃ اللہ و برکاتہ - مبارک نامہ شرف صدور لایا لازوال خوشی ہوئی - جزاکم اللہ احسن الجزاء - اللہ تعالےٰ جناب کو بدر کی خدمات مبارک کرے (آمین) سو الحمد للہ کہ آج اس نے محض اپنے فضل و رحمت سے ایک بدر عطا فرمایا اور دیگر چند خریداروں کی امید دلائی - اسی اثناء مین اتفاقاً مولوی نظام الدین صاحب بھی تشریف لائے - جناب کا مبارک نامہ ان کو دکھایا - ان کو بھی بدر کی خریداری کی ترغیب دلائی - انہون نے بھی وعدہ کیا - کہ بروز جمعہ آوینگا - اپنے نام اور چند اور دوستون کے نام بدر کی خریداری کی درخواست دیجاویگا ۳۰ - محرم الحرام ۱۳۲۲ھ کا پرچہ معہ پرچہ مابعد کے پتہ ذیل پر ارسال فرماکر قیمت ۲ روپیہ وصول فرمالیجاوے شاہ علی بنڈہ - حیدر آباد دکن - متصل ڈیوڑہی راجہ رایان بہادر

۳ - سید عبد الرحیم صاحب گگی حیدر آباد دکن سے تحریر فرماتے ہین السلام علیکم - و رحمۃ اللہ و برکاتہ - محمد افضل مرحوم کی رحلت سے دل کو سخت صدمہ گذرا - اللّٰھم اغفرہ و ارحمہ - اس انتخاب کو یہان کے تمام احمدیون نے نہایت پسند کیا - اور بابرکت سمجھا - کیون نہ ہو آپ جیسے صادق انسان کا قدم درمیان ہے - میرا اسلام و قدم بوسی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت مین ضرور پہنچائین - ذیل کے پتہ پر اخبار بدر جاری فرمائین اور پہلے ہی پرچہ مین قیمت اخبار بذریعہ وی پی طلب کرلیجیے - حیدر آباد دکن - اندرون علی آباد متصل باولی آغاز فرہاد - بخدمت سید شاہ اسد اللہ قادری مشائخ

۴ خواجہ کرم داد صاحب جمون سے تحریر فرماتے ہین - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - آج ایک اور خریدار آپ کی خدمت مین اخبار بدر کا ارسال ہے - اول پرچہ مفت - دوسرے پرچے وی پی کرکے قیمت وصول کر لیوین -

۵ میان تاج الدین صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہین بدر کی ایڈیٹری آپ کو مبارک ہو - خدا تعالےٰ آپ کی صحت مین روز افزون ترقی عطا فرماوے - سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خیر خواہان کا نصیبا جاگا - کہ آپ جیسے لائق اور متقی کے ہاتھ سے اب یہ پرچہ شائع ہوگا - میرے نام پرچہ جاری فرماکر ممنون فرمادین اور میرے لئے دعا فرمادین -

۶ جناب بابو محمد الٰہی صاحب کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہین کارڈ ملا - مندرجہ ذیل اصحاب کے نام اخبار بدر جاری کرین

(۱) بابو خیر الدین صاحب گارڈ K.K.T کوہاٹ - یہ صاحب پہلے بھی خریدار تھے - اور سال رواں کی قیمت میرے ساتھ ادا کر چکے ہین - مگر وہ مرحوم کے عیال کو خدا کے لئے بخشتے ہین اور چاہتے ہین کہ قیمت نئے سرے سے بحساب ۲ روپیہ سالانہ وصول کیجاوے آپ بذریعہ وی پی وصول کر لیا کرین -
(۲) مرزا عباس علی گارڈ K.K.T کوہاٹ

درخواست دعا

ڈائری مین لکھا ہے - کہ حضور مسیح الزمان جو یکم اپریل ۱۹۰۵ء حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کا حال دریافت کرتے رہے ہین - کثرت پیشاب کی دو تین شکایت - قارورہ منگوا کر دیکھا تھا - جب یہ مضمون میری نظر سے گذرا - حضور کی محبت سے بھری ہوئی کلام پاک دعا کا وعدہ پڑھ کر الحمد للہ کیا - سرور اور لذت اور جوش دل مین آیا - مسکین ایک آہ کھینچ کر سجدے مین گر گیا - ہوش تھا لیکن صرف دعا کا ہوش تھا - حضور کس قدر ہمدردی جماعت سے بے چین ہو جاتے ہین کسی دوست کی بیماری کا حال سنکر دعا کرنا حضور کا ایک دوسرے کے لئے جماعت کو سبق ملنا چاہیئے - آپ مہربانی کرین بدر مین ایک مضمون ہمدردی کا شائع کرین - تاکہ تمام احمدی جماعت اپنے اندر ایک جوش پیدا کرین - ایک دوسرے بھائی کے لئے دعا کرنیکا حضور کی پاک کلام سے

تربیت اولاد

پر حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کا طریق عمل

منقول از الحکم

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اکرموا اولادکم یعنی اپنی اولاد کی تکریم کرو۔ اس لئے اس حدیث پر عمل کرنا ضروری ہے

(۲) صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرۃ میں دیکھتا ہوں کہ انہوں نے بچوں کو زدوکوب سے پرورش نہیں کیا۔

(۳) پھر میں یہاں تک بھی پاتا ہوں۔ کہ عہد رسالت میں بچوں کو ہرگز نہیں مارا جاتا تھا۔

(۴) جبکہ شریعت اور خدا تعالیٰ نے ان کو ابھی مکلف نہیں کیا تو ہم کون ہیں۔ جو مکلف کر سکیں

(۵) عبدالحی اللہ تعالیٰ کی ایک آیت ہے۔ حضرت اقدس ع کی ایک پیشگوئی کے موافق پیدا ہے۔ آیت اللہ کی بے حرمتی اچھی نہیں۔

(۶) خود حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کو میں دیکھتا ہوں کہ وہ بچوں کو [illegible] نہیں کرتے بچے خوب [illegible] ہیں کہ جب کبھی ام المومنین نے کسی بچہ کی کوئی شکایت کی ہے۔ تو فرمایا ہے۔ کہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس کی فطرت اس سے کیا کراتی ہے۔ میں دعا کرونگا

(۷) اولاد کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ وہ نیک ہو تاکہ ہمارے لئے دعائیں کرنے والی ہوں۔ لیکن اگر شروع ہی سے ہم ان کے دل میں اپنے لئے بغض پیدا کریں گے۔ تو وہ دعائیں کرنیوالی ہونگی یا بد دعا کرنیوالی

(۸) میری اور میرے بھائی بہنوں کی تربیت کبھی اس رنگ سے نہیں ہوئی میرے والدین ہم سب پر اور مجھ پر بہت ہی بڑی عنایت اور شفقت کیا کرتے تھے۔ ہماری تعلیم کے لئے وہ کبھی بڑے سے بڑے خرچ کے لئے بھی آزردہ خاطر نہ ہوتے تھے۔ بلکہ بڑی خوشی سے ادا کرتے تھے۔ میں نے اپنے کبھی والد یا والدہ ماجدہ سے کوئی گالی بچوں کو نہیں سنی۔ بلکہ والدہ صاحبہ جن سے ہزاروں لڑکیوں اور لڑکوں نے قرآن شریف پڑھا ہے۔ وہ اگر کسی کو گالی دیتی تھیں۔ تو وہ یہ گالی دیتی تھیں۔ محروم نہ جاویں

(۹) جب ہم خود (باوجودیکہ اسقدر عمر ہو گئی ہے۔ اور بہت کچھ پڑھا اور پڑھایا ہے) بھی غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ تو جن کو کچھ بھی واقفیت اور علم نہیں۔ اگر غلطی کر بیٹھیں۔ تو اس پر اس قدر غصہ اور غضب کیوں ہو

(۱۰) غلطیوں اور فروگذاشتوں پر دعا کرنی چاہئے۔ حضرت اقدس علیہ السلام ایک دفعہ گھر میں فرما رہے تھے کہ جو کسی پر ناراض ہوتے ہیں مجھے حیرت ہے۔ کیوں ناراض ہوتے ہیں کیا انہوں نے اس کے واسطے چالیس دن روکر دعا بھی کی ہے اگر چالیس دن روکر دعا کرے۔ اور پھر بھی اس کی اصلاح نہ ہو۔ تو البتہ اسے ناراض ہونے کا موقعہ ہے

مراسلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی اخویم جناب مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ "النداء" کے ۵ پرچے غالباً آپ کے بھیجے ہوئے (کیونکہ خط آپ کے خط سے ملتا تھا) پہونچے۔ وہ جماعت کے ذریعہ شہر میں پہنچا دیئے گئے۔ یا پڑھوا دیئے گئے۔ یا پڑھکر سنا دئے گئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء آپ دور دور مہجور لوگوں کو خوان نعمت الٰہی سے بہرہ دیتے رہتے ہیں۔

بجانا داں دوست کو دوستاں را
غذائے دل و راحت جان فرستد

اس کے بعد اخویم مکرم جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے ۱۰۰ کاپی معرفۃ بھیجکر اور بھی منگا کر مخالف و موالف میں اور مضافات و دیگر احباب بیرونجات میں تقسیم کی کہ کسی سعید اور سلیم الفطرت کو نور ایمان مل جاوے اور صراط مستقیم حاصل ہو جاوے۔ جہاں تک مجھے علم ہے شہر میں ڈر جانے اور کانپ اُٹھنے والے دل بہت کم نظر آئے اور جو ایسے تھے۔ انہیں کوئی وقت اس نشان گذشتہ اور اس کے ذریعہ نشان آئندہ کی سچائی پر نہیں ہوئی۔ ممکن ہے۔ کہ وہ راستی پر آجاویں۔ اور ہے بھی سچ۔ کیونکہ ماننے والے تھوڑے ہوتے ہیں۔ قلیلاً ما یومنون

طبقہ اُمرا اور علماء نے اپنے نشہ کبر اور نخوۃ اور بادہ علم میں محو اور سرشار ہے۔ نہ گھر کی خبر نہ باہر کی فکر۔ منادی اور للکار پر جاگ اُٹھنا اور چونک پڑنا تو درکنار۔ اور شیطانی وساوس کی میٹھی (کڑوی) لوری نے تھپک تھپک سُلا دیا ہے۔ کچھ ایسے سوئے ہیں سونے والے کہ جاگنا حشر تک قسم ہی اللہ اللہ ان ورثۃ الانبیاء کے مدعیوں اور امامت کے جانشینوں کے خواب غفلت نے بہت سے جاگتوں کو اُونگھنے والے اور اونگھتوں کو چت لٹا دیا۔ یہاں ایک مُلا جو مفتی صاحب ہیں۔ انہوں نے چار سطریں ہی پڑھ کر فتویٰ لگا دیا کہ وحی شیطانی ہے۔ عجب بدقسمت یہ امت کہ وحی رحمانی نے ایسی چپ لگائی۔ کہ قیامت تک مہر سکوت ٹوٹنے میں نہیں آتی۔ اور خدائے رحمان کی عزت وجلال کی غیرت فراجوش میں نہیں آتی۔ کہ شیطانی الہامات اپنے سچائی اور صداقت میں آفتاب اور ماہتاب کو گہنا گئے۔ اور بتا بتا کے اور پکار پکار کے بڑے بڑے اونچے سر بفلک پہاڑوں کو متزلزل کر گئے۔ اور سینکڑوں شرک کے تیر تھوں اور کفر کے معبدوں کی اینٹ سے اینٹ بجا گئے۔ کبھی کسی بد لگام اور گندہ دہن مہاتما نے کفر کو ہلاک کر دیا۔ کبھی صلیب پرست اور خائف مسیحی کو قسم دے دے کر ملزم کیا۔ اور اس کا بُرا انجام دکھا دیا۔

او عقل کے ٹوکرو! شیطانی وساوس یہی ہوتے ہیں کہ اسلام کی صداقت کو ثابت کرتے چلے جائیں۔ اور تم جو رحمانی اور یزدانی پڑھ لئے ہو۔ ٹک ٹک دیدم۔ دم نہ کشیدم۔ بیٹھے تکا کرو۔ خدا تمہیں سمجھ دے۔ اور سوچ اور آنکھیں اور کان دے کہ ان سے کام لو۔

ان مُلاؤں نے بے مغز کے ایک دوست بے مغز سراپا پوست جو خاکسار کے رشتہ میں بزرگ ہوتے ہیں۔ اُنھا دیئے گھر دن میں جالا لگا ہے۔ کہ ان اشتہاروں کے گھروں میں رکھنے سے کوئی آسمانی بلا اور آفت نازل ہوگی۔ مگر جہاں جہاں پیر اشتہار پہنچایا گیا ہے۔ انہوں نے ان صاحب کی ژاژ خائی پر کچھ بھی توجہ نہ کی۔ اور اشتہار پڑھا۔ اور سنا۔ اور صدقہ وخیرات کیا۔ اور توبہ وغیرہ کی۔ خدا ایسے لوگوں کو ممکن ہے۔ کہ ہدایت کر دے۔ یہ تو اللہ کے آنے پر ھائے دہو مچی ہے۔ دیکھیں اور کیا شور مچتا ہے۔ اور شور کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ ایک نئی بات یہ ہے۔ جو جماعت مالیر کوٹلہ کے برخلاف [illegible] کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ مسجد جو [illegible] شیعوں کی اور [illegible] احمدیوں کی تھی اور جس میں برائے نام مزدور موذن ٹکٹے سیدھے کرنے کے لئے حی علے الصلوۃ کہتا۔ اور اس کی آواز پر کوئی نہ آتا۔ اور اگر ایک آدھ بھولا بھٹکا آتا۔ تو الگ غتغنا کر بھاگ جاتا اور جماعت احمدیہ کا جمعہ بڑی رونق سے ہوتا تھا۔ مسجد اللہ ہونے کی بجائے مسجد شیعیان ہو گئی۔ اور ہم لوگ اپنے مکان میں نماز پڑھنے لگ گئے۔ شیعوں کے اس فعل پر ومن اظلم ممن منع مسٰجد اللّٰہ۔۔۔الخ پڑھ کر اس مسجد کو خیرباد کہدیا۔ اقدس باقی ہوس

محمد نواب خان ثاقب مالیر کوٹلوی

درخواست جنازہ

مورخہ ۱۸۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو اخویم مکرم سلطان محمود ملازم جنگی فوت ہو گئے ہیں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں برائے نماز جنازہ عرض کر دیں۔ اور مرحوم کے لئے دعاء مغفرت کیجاوے۔ اور حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں میرے لئے دعا کی التجاء کریں۔ کہ میری حالت روحانی وجسمانی ہر دو گری ہوئی۔ جسمانی تو پھر کچھ ہے۔ مگر روحانی تو بالکل گری ہوئی ہے والسلام۔ خاکسار غلام نبی از راولپنڈی

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے درس قرآن سے نوٹس

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سیپارہ ۱۶- رکوع ۴

کٓھٰیٰعٓصٓ + کریم- ہادی- حی- علیم- صادق خدا کے نام پر یہ سورۃ شروع ہوتی ہے ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا + یہ ذکر ہے اُس رحمت کا جو تیرے رب نے اپنے بندہ زکریا پر کی- یہ خطاب ہے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو- رَبِّكَ- تیرا رب- زکریا کے قصہ میں رَبِّكَ کا محبت بھرا لفظ اُن رحمتوں اور برکتوں کیطرف اشارہ کرتا ہے جو اللہ تعالے کی طرف سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہونے والی تھیں- یہ سورۃ مکّی ہے اور اسمیں ایک پیشگوئی ہے کہ جس رب نے زکریا کو اس بڑھاپے اور ظاہری اسباب کے قطع ہونے کے بعد بھی اولاد عطا فرمائی وہ طاقتوں اور علموں کا مالک تیرا رب ہے اور تیری دعاوں کو سنکر اس بنجر زمین عرب کو جسمیں کوئی توحید خالص کیطرف داعی نہیں آباد کرے گا اور زمانہ بھر کے جہلا کو علم و فضل میں زمانہ بھر کا اُستاد کرے گا +

عَبْدَهٗ- اُس کا عبد- اُسکی عبادت کرنے والا فرمانبرداری کرنے والا حکم ماننے والا بندہ- جو خدا کا عبد ہو جاوے اُسپر رحمتیں نازل ہوتی ہیں- رحمتیں بھی ایسی کہ قیامۃ تک دنیا میں بھی اُن کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا- ایک بڑی رحمت بھی دیکھیے کہ خود احکم الحاکمین نے قرآن شریف میں اپنے بندہ زکریا کا ذکر کیا- اگرچہ مجموعہ بائبل میں بھی ایک کتاب حضرت زکریا کی ہے جس میں حضرت خاتم النبیین اور اسلام اور خود اس زمانہ کے حضرت مسیح موعود کے متعلق متعدد پیشگوئیاں درج ہیں-

لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کتابوں کی حفاظت چھوڑ دی تھی اور وہ عالم الغیب دانا جانتا تھا کہ ایک زمانہ آنیوالا ہے جبکہ خود عیسائی قومیں ان کتابوں کو محرف مبدل بلکہ جعلی ماننے لگیں گی اسواسطے اُس نے اپنے پیارے بندہ زکریا کا ذکر خود قرآن شریف میں کیا جسکی حفاظت کا ذمہ اُس نے خود لیا ہے- جیسے فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ اور توریت کی نسبت فرمایا تھا کہ اس کی تم حفاظت کرنا-

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا + جب پکارا اُسنے اپنے رب کو پکارنا خفیہ خفیہ- کیا معنے- چھپکر علیحدگی میں کوئی خلوت کی جگہ تلاش کر کے اپنے رب کی حضور میں عاجزی سے دعائیں مانگنے لگا + جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے علاوہ علیحدگی میں دعائیں کرنا جہاں دوسرا انسان کوئی موجود نہ ہو یہ بھی ایک سنت الانبیا معلوم ہوتی ہے حضرۃ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غار حرا میں دعائیں کیں اور وہاں جاکر عبادۃ الٰہی کرتے تھے + حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا فرمایا ہے کہ اپنی کوٹھڑیوں کے دروازے بند کر کے اپنے رب کے حضور میں گڑگڑاو اور دعائیں مانگو + قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا + اے میرے رب بیشک میری ہڈیاں سست ہو گئی ہیں اور میرا سر بڑھاپے سے شعلے مارنے لگا ہے اور میں کبھی تیرے حضور دعا مانگ کر ناکام نہیں ہوا + دعا کی قبولیت کے واسطے ایمان ایک ضروری شرط ہے- حضرت زکریا باوجود اس بڑھاپے کے اور ضعف کے جو اُن کے لاحق حال تھا خدا کی طاقتوں پر بھروسہ کر کے اُس سے وہ چیز مانگتے ہیں جو دنیا داروں کے نزدیک ناممکن ہے اور پھر یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالے کی حضور میں دعا مانگ کر انسان ناکام نہیں رہتا- دعا میں یقین و استقلال و تقویٰ و طہارۃ بہت ضروری ہے وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا + اور بیشک مجھے خوف ہے اس کا جو میرے پیچھے وارث بنے اور میری بیوی بانجھ ہے- پس مجھے اپنے پاس سے کوئی وارث عطا فرما یا اسجگہ حضرت زکریا نے دنیوی اسباب کے لحاظ سے اولاد کے ناممکن ہونیکا اظہار کیا ہے کہ میں خود بوڑھا ہوں- ہڈیوں میں طاقت نہیں- ورید وں شریانوں اور پٹھوں کا کیا حال ہوگا- سر سفید ہو گیا عورت ایسی ہے کہ اسکو کبھی حمل ٹھیرا ہی نہیں اور طبّی قواعد کے مطابق وہ بانجھ کہلاتی ہے- اسقدر مشکلات کے پہاڑ سامنے ہیں- پھر بھی خدا سے نا اُمید نہیں اور اس سے دعا کرتے ہیں کہ مجھے وارث عطا فرما- ایسا ہو کہ نبوۃ کی صداقتوں کو قائم رکھنے والا پیچھے کوئی رہے +

يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا + جو میرا وارث ہو اور آل یعقوب کا وارث ہو اور اے پروردگار اُسکو پسندیدہ بنا- کیا معنی اُن صداقتوں کا وارث ہو جو کہ تو نے مجھے عطا فرمائی ہیں شریعۃ پر عمل کرنے اور اسکو قائم رکھنے والا خدا کی عبادۃ کرنے والا- نیکی کی نصیحت کرنے والا- بدی سے منع کرنے والا ہو- اور اسکو ایسا صالح اور متقی بنا کہ وہ تیری نظر میں پسندیدہ ہو-

چونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام حق و حکمت سے پُر ہوتا ہے اور اُسمیں جس قدر قصے بیان ہوتے ہیں وہ روحانی علوم کے اسباق ہوتے ہیں اسواسطے اسجگہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا کی دعا کی قبولیت اور اپنی وحی کا ذکر فرمایا ہے جو اُسوقت حضرت زکریا کو کی گئی تھی تاکہ مومنوں کا ڈھارس بندھے اور وہ وحی یہ ہے يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨاسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا + اے زکریا ہم تجھے ایک جوان کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا- اس سے پہلے ہمنے اُس کا کوئی ہمنام نہیں بنایا-

غلام کے لفظ میں ایک خوشخبری کی پیشگوئی ہے کہ یہ لڑکا بچپن میں ہی مرنجاوے گا بلکہ خدا تعالے اُسکو زندگی عطا کرے گا اور وہ جوان ہوگا- اُسکا نام یحییٰ ہے جسکے معنے ہیں زندہ رہنے والا اور اُسکا سا پہلے نہیں ہوا- کیونکہ اُسکے واسطے خاص قسم کی دینی خدمات ہیں جنکا کہ موقع پہلے دوسروں کے واسطے نہیں ہوا تھا

خریدار توجہ فرمائیں

بعض احباب کا پتا صحیح نہ ہونے کے سبب اُنکو اخبار بروقت نہیں ملتا- چونکہ پتوں کی چیٹیں ہم دوبارہ چھاپنے لگے ہیں اسواسطے گذارش ہے کہ جن صاحبان کا پتا اخبار پر درست نہیں ہوتا- وہ جلد اطلاع دیں- ڈاک خانہ کا نام ہر پتہ پر ضروری ہوتا ہے لہذا ڈاک خانہ کا نام سب احباب ضرور تحریر فرمادیں +

درخواست دعا

بندہ کی احمدی جماعت سے عرض ہے کہ بندہ کے حق میں دعا کریں کہ بندہ کے خیالات نیک ہوجائیں اور نیز بندہ کی کامیابی انجنیرنگ کلاس کے امتحان سے ہو جاوے جو کہ ۹ مئی ۱۹۰۵ء کو ہونے والا ہے-

خاکسار محمد عبد اللہ احمدی- لاہور-

ڈائری

۱۹- اپریل ۱۹۰۵ء قبل نماز ظہر عاجز راقم سے دریافت کیا کہ آیا شیخ یعقوب علی صاحب اشتہار الندا کے انطباع کے انتظام کے واسطے لاہور چلے گئے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ نہیں چلے گئے ہیں فرمایا ہمارا جی چاہتا ہے کہ آپ بھی جائیں اور پروف کو بغور پڑھ کر درست کر دیں۔ چنانچہ حسب الحکم یہ عاجز شام کو لاہور چلا گیا اور چار روز کے بعد واپس دارالامان میں حاضر ہوا۔

۲۴- اپریل ۱۹۰۵ء ایک شخص نے عرض کی کہ میرا دل آجکل ایسا ہو رہا ہے کہ نماز میں لذت اور رقت پیدا نہیں ہوتی اور نہایت سخت تکلیف میں رہتا ہوں خواہ مخواہ شبہات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اگرچہ انکو پسند نہیں کرتا ہوں تاہم وساوس پیچھا نہیں چھوڑتے۔ **فرمایا** یہ بھی خدا کا فضل اور احسان ہے کہ انسان اپنے وساوس کا مغلوب نہیں ہوتا یہ بھی ثواب کی حالت ہے۔ نفس کی تین حالتیں ہیں۔ ایک تو نفس امارہ ہے۔ نفس امارہ والے کو تو خبر ہی نہیں کہ بدی کیا شئے ہے۔ دوسرا نفس لوامہ ہے جو بدی کرتا ہے پر بدی پر ہمیشہ گھبراتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے اور توبہ کرتا رہتا ہے ایسا شخص نفس کا غلام نہیں ہے اور اس حالت میں ہونا ایک حد تک ضروری بھی ہے۔ اس سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اس میں بڑے بڑے ثواب ہیں۔ یہانتک کہ اللہ تعالیٰ خود بخود فضل اور برکت نازل کرتا ہے۔ تب وہ رحمت کا وقت آتا ہے اور ایک ٹھنڈ پڑ جاتی ہے اور وہ بات ہوا ہو جاتی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ تھک نہ جاوے سجدہ میں یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ بہت پڑھا کرو۔ لیکن یاد رکھو کہ جلد بازی خوفناک ہے۔ اسلام میں انسان کو بہادر بننا چاہیے۔ بڑی محنت و مشقت کے بعد آخر شیطان کے حملے کمزور ہو جاتے ہیں اور وہ بھاگ جاتا ہے۔

۲۵- اپریل ۱۹۰۵ء اس الہام کا تذکرہ تھا کہ بھونچال آیا اور شدید آیا۔ **فرمایا** کہ بار بار زلزلہ کے متعلق جو الہامات ہوتے ہیں اور خواب آتی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر کچھ ایسی طیاری ہو رہی ہے کہ یہ امر جلد ہونے والا ہے بہت سی باتیں ہوتی ہیں کہ انسان انکو دور سمجھتا ہے مگر خدا کے علم میں وہ بہت قریب ہوتی ہیں۔ یَرَوْنَهٗ بَعِیْدًا وَّنَرٰىهُ قَرِیْبًا۔ تم اسے دور سمجھتے ہو اور ہم قریب سمجھتے ہیں۔

مرزا ظفر اللہ خان صاحب ای اے سی گورداسپور کے ایک رشتہ دار کا ایک خط بنام سید امیر علی شاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر تھانہ پڑھا گیا جس میں نہایت دردناک الفاظ میں زلزلہ سے گھر کے آدمیوں کی تباہی کا تذکرہ تھا اور لکھا تھا کہ میرے چالیس رشتہ دار ایک دم میں فوت ہو گئے ہیں جنمیں عزیز بھائی اور پیاری بیوی بھی شامل تھی۔ حضرت نے **فرمایا** ابھی آگے آنے والا اس سے بھی سخت نظر آتا ہے۔ مگر کچھ گول سی حالت یہ ہے کہ ابھی تک ہنسی ٹھٹھے سے باز نہیں آتے خدا کا دن اچانک آنے والا ہے۔ مولوی **نورالدین** صاحب نے عرض کی کہ انجیل میں لکھا ہے کہ وہ چور کی طرح آئے گا۔ **فرمایا** کہ ٹھیک ہو مگر چور کا لفظ کچھ زیب نہیں دیتا ہے قرآن شریف میں بہت مناسب لفظ ہے کہ بَغْتَةً یعنی اچانک آئے گا۔ پہلے کچھ خبر نہ ہوگی **فرمایا** شاید ابھی کچھ دیر ہو جائے تاکہ لوگ پوری طرح نفسانی خیال کرلیں اور اپنے واسطے عذاب کے سامان اچھی طرح جمع کرلیں پھر اچانک یہ آفت ان پر پڑے گی۔

۲۸- اپریل ۱۹۰۵ء ذکر آیا کہ ایک اخبار میں لکھا ہے کہ جوتشی نے پیشگوئی کی ہے کہ اب زلزلہ کا کوئی خوف نہیں۔ **فرمایا** یہ اور بھی خوشی کی بات ہے۔ خدا نہیں چاہتا کہ اپنے غیب کی خبر میں دنیا داروں کو بھی شامل کرے۔ اب صاف ہو جاوے گا کہ جوتشی سچے ہیں یا خدا کا کلام صحیح ہے۔ اگر یہ جوتشی اور علم طبقات الارض کے ماہر انگریز ایسے ہی دانا ہیں کہ وہ زلزلوں کی خبروں سے پہلے ہی واقف ہو جاتے ہیں تو انہوں نے پہلے کیوں نہ بتلایا [illegible] بڑی عداوت کی جو اس کے متعلق پہلے سے اطلاع دیکر ہزاروں جانوں اور کروڑوں روپے کے مال کو تلف ہونے سے نہ بچا لیا۔ کیونکہ افسوس ہے جو پہلے خبر و اطلاع نہ دی کہ ایسی سخت مصیبت آنیوالی ہے۔ ہمنے تو گیارہ ماہ پہلے خبر دیدی تھی کہ ایسی آفت آنیوالی ہے جس سے مکانات گر جائیں گے اور مٹ جائیں گے اور وہ ایک زلزلہ کا دھکا ہوگا ہمیں لفظ بھی ایک تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ پہلا دھکا ہی بہت تیز ہونے والا تھا چنانچہ سب مکانات ایک دفعہ ہی گر گئے یہانتک کہ جو لوگ برانڈوں میں تھے وہ دوڑ کر باہر نہیں آسکے اور جو لیٹے ہوئے تھے وہ بیٹھ نہیں سکے اور جو بیٹھے ہوئے تھے انکو کھڑا ہونے کا وقت نہیں ملا۔

۲۹- اپریل ۱۹۰۵ء آج رات کی رویا کا ذکر تھا کہ سخت زلزلہ آیا اور گھر کے آدمیوں کو جگاتے ہیں۔ **فرمایا** کہ آسمان پر ضرور کچھ طیاری معلوم ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ ظاہر پر یہ بات محمول ہو اور ممکن ہے کہ اس سے مراد اور کوئی سخت آفت ہو بعض دفعہ دیگر بھی زمینوں میں خسف ہو جاتا ہے **فرمایا** اس مبارک کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ یہ امر ہمارے واسطے خیر و برکت کا موجب ہوگا۔ گو دوسروں کے واسطے اسمیں مصائب اور شدائد ہوں۔ میں نے مناسب سمجھا ہے کہ اسواسطے ایک اور اشتہار لکھا جاوے۔ بار بار کے سمجھانے سے ممکن ہے کہ کوئی آدمی سمجھ جاوے۔

ذکر آیا کہ لدھیانہ میں ایک شخص گونے پھر گالیاں دینے پر کمر باندھی ہے۔ **فرمایا** کہ اب ایسے لوگوں کے اعراض ہی اچھا ہے ہم کیا جواب دیسکتے ہیں خدا خود ہی انکو جواب دینے لگ پڑا ہے۔

ذکر ہوا کہ ایک شہر میں ایسا بگولہ آیا ہے کہ شہر کے ایک حصہ کو بالکل تباہ کر گیا ہے اور دریائے بیاس کا پانی پہاڑ کے گرنے سے رک گیا ہے اور خوف ہے کہ جب وہ یکدفعہ پھٹے گا تو بڑا سخت طوفان نازل ہوگا **فرمایا** ہر طرف سے آفات کا سامنا ہے۔ چاروں عناصر انسان کو تباہ کرنے کے درپے ہیں کیونکہ اس نے خدا کی نافرمانی کی۔

فرمایا صرف باتوں سے کام پورا نہیں ہوتا سنت اللہ ہمیشہ یہی ہے کہ نشانات دکھائے جاتے ہیں۔ الہامات کے الفاظ میں بھی استعارات ہوتے ہیں زلزلہ سے مراد کبھی زلزلہ ہوتا ہے۔ کبھی آفت شدید۔

آج رات میں اس خیال میں سویا تھا کہ زلزلہ کا خواب اور الہامات ہوئے۔ (جو اس اخبار کے پہلے صفحہ میں درج کیے گئے ہیں) **فرمایا** ایمان والے مانتے ہیں پر دوسرے لوگ ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں پیسہ اخبار بہت ہی شوخی کرتا ہے اور لوگوں کو خدا کے نشانوں سے غافل کرنا چاہتا ہے اور انکو تھپک تھپک کر سلاتا ہے

ایک غلطی کا ازالہ

مجھے متواتر خطوط آتے ہیں جن سے معلوم ہوا کہ ایک شخص مسمی دیوا چند نام آریہ سال گذشتہ میں مسلمان ہو گیا تھا اور اسکا نام عبدالرحمٰن رکھا گیا ہے اور اسکے چال چلن پر آریہ مسافر میگزین بابت دسمبر ۱۹۰۴ء و فروری ۱۹۰۵ء مطبوعہ جالندھر میں سخت اور شرمناک حملے کیے گئے ہیں اور اکثر دوست وغیرہ کے احباب کو اس امر سے سخت دھوکا لگا ہے کہ نعوذ باللہ میں ہی وہ عبدالرحمٰن دیوا چند ہوں جس نے رسالہ اختیار الاسلام لکھا۔ بنابریں میں عام طور سے اس امر کو شائع کرتا ہوں کہ میں وہ عبدالرحمٰن نومسلم نہیں ہوں جسکا نام پہلے دیوا چند تھا بلکہ میرا نام مہر سنگھ تھا اور اب عبدالرحمٰن ہے جس نے رسالہ اختیار الاسلام لکھا ہے اور کچھ عرصہ سے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں ملازم ہوں۔ والسلام +

مدبر پریس قادیان ضلع گورداسپور میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے اہتمام سے چھاپا گیا۔